96516-خاوند کی لاعلمی میں خاوند کا مال صدقہ کرنا

سوال

میرے خاوند کی مالی حالت بہت اچھی ہے، اور ہماری ازدواجی زندگی اچھی اور بہتری کی طرف گامزن ہے، اللہ سے صحیح طرح زندگی بسر کرنے کی توفیق کی دعا ہے درج ذیل معاملات میں شرعی حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں :

میں وقتاً فوقتاً خاوند کے مال سے کچھ رقم لے کر خفیہ طور پر نیکی کے کاموں میں صرف کر دیتی ہوں، اور خاوند کو اس کے متعلق کچھ علم نہیں کہ میں نے کیا لیا اور کہا صرف کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ میں نے کئی ایک بار خاوند سے تھوڑی سی رقم نیکی کے کاموں میں صرف کرنے کے بارہ میں دریافت کیا تو اس نے مجھے کبھی منع نہیں کیا اور نہ ہی اس میں رکاوٹ ڈالی ہے، مجھے یہ کہتا ہے مجھے مت بتایا کرو کہ تم کہاں خرچ کرتی ہو.
خاوند مجھ پر مکمل اعتماد اور بھروسہ کرتا ہے کہ میں اللہ کی مدد سے نیکی و خیر و بھلائی ہی کرتی ہوں، تو کیا میں اپنے ان تصرفات کی بنا پر کہیں گنہگار تو نہیں ہو رہی ؟

اور کیا مجھے ہر بار رقم لینے کا اسے بتانا ہوگا اور اس کے علم میں لانا ہوگا کہ میں کہا خرچ کر رہی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

بیوی کا اپنے خاوند کی اجازت سے
خاوند کی رقم صدقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، جب خاوند اسے پوری صراحت کے ساتھ اجازت دے دے یا پھر جس کی حالت اور اخلاق سے اس کی رضامندی کا علم ہوتا ہو کہ وہ صدقہ کرنے سے ناراض نہیں ہوگا تو بھی اس کی بیوی صدقہ و خیرات کر سکتی ہے.

لیکن اگر خاوند روک دے یا پھر بیوی
کو علم ہو کہ وہ اس پر راضی نہیں ہوگا تو اس صورت میں خاوند کے مال میں سے کچھ بھی صدقہ کرنا جائز نہیں ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کیا بیوی کے لیے خاوند کے مال
اجازت کے بغیر سے قلیل سا مال صدقہ کرنا جائز ہے ؟

اس میں دو روایتیں ہیں : پہلی روایت
جواز کی ہے کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"عورت جو بھی اپنے خاوند کے گھر میں
بغیر کوئی خرابی کیے صدقہ کرے تو اس عورت کو بھی اجر وثواب حاصل ہوگا، اور خاوند کو بھی اس کا اجر ملے گا اس نے کمایا ہے، اور بیوی کو خرچ کرنے کا ثواب حاصل ہوگا، اور اسی طرح خزانچی کو بھی، اور ان کے اجر وثواب میں کوئی بھی کمی نہیں کی جائیگی"

یہاں اس حدیث میں خاوند کی اجازت کا
ذکر نہیں کیا گیا کہ اس کی اجازت سے خرچ کرے.

اور اسماء رضی اللہ تعالی عنہا بیان
کرتی ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ
وسلم میرے پاس تو وہی کچھ ہے جو زبیر رضی اللہ تعالی عنہ لاتے ہیں، تو کیا جو وہ میرے پاس لاتے ہیں میں اس سے دے سکتی ہوں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"تم حسب استطاعت صدقہ کیا کرو"

الرضخ عطاء کو کہا جاتا ہے.

اور بخاری کی روایت میں "تم صدقہ
کرو" کے الفاظ ہیں

متفق علیہ.

اور اس لیے بھی کہ عادتا اس کی اجازت
دے دی جاتی ہے اور خوشی ہوتی ہے، اس لیے یہ صریح اجازت کے قائم مقام ٹھرا.

اور دوسری روایت عدم جواز کی ہے یعنی
اجازت کے بغیر صدقہ کرنا جائز نہیں، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے...

اور اگر خاوند اس سے روک دے اور منع
کرتے ہوئے کہے تم کچھ بھی صدقہ نہ کرو اور میرے مال سے تھوڑی یا زیادہ چیز بھی

خیرات مت دو تو بیوی کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا" انتہی بتصرف واختصار

دیکھیں: المغنی(301/4).

خاوند کی اجازت سے صدقہ کرنے کی دلیل
درج ذیل حدیث ہے:

ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"عورت اپنے گھر سے خاوند کی اجازت
کے بغیر خیرات مت کرے.

عرص کیا گیا: اے اللہ تعالی کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کھانا اور غلہ بھی نہیں؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"یہی تو ہمارے اموال میں افضل ہے"

سنن ابوداود حدیث نمبر(3565)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: "خاوند کی
اجازت کے بغیر" یعنی صریح اور واضح اجازت کے بغیر، یا پھر حالت کی دلالت کے بغیر.

دیکھیں: عون المعبود.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے
درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی اجازت
کے بغیر اس کا مال صدقہ کرے تو کیا حکم ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

اصل تو یہی ہے کہ عورت کے لیے خاوند
کی اجازت کے بغیر خاوند کے مال سے صدقہ وخیرات کرنا جائز نہیں، لیکن اگر عادت کے
مطابق تھوڑا اور قلیل سا ہو مثلا پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے یا پھر مانگنے کے
لیے آنے والوں کو تھوڑا کچھ دے دینے میں خاوند کو کوئی ضرر اور نقصان نہیں دے گا،
اور اجر وثواب دونوں کو حاصل ہوگا.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہی فرمان ہے، اور پھر کمیٹی کے علماء نے مندرجہ بالا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
والی حدیث ذکر کی ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (81/10).

جب آپ کے خاوند نے آپ کو اجازت دے رکھی
ہے تو ان شاء اللہ آپ کے لیے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں
کو برکت سے نوازے، اور قبولیت کے شرف سے نوازے.

واللہ اعلم.